

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

تأليف

الْشَّاهِدِ اسْمَاعِيلِ الشَّهِيدِ الدَّهْلَوِي

تَضَعِيَّةٌ وَتَقْدِيمٌ

مختار احمد ندوي

ناشر

إِسْلَامِي اكاڊمي

اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان

تقویۃ الایمان : مصنفہ مولوی محمد اسماعیل دہلوی ص ۱۰، ۲۸، ۳۸، ۳۹-۴۲

ص ۱ - "سہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا، وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔"

ص ۲۸ - "جس کا نام محمد یا علی ہے، وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔"

ص ۳۸ - "انبیاء اولیاء ذرۃ نا چیز سے بھی کمتر ہیں۔"

ص ۳۹ - "حضور علیہ السلام گنوار کی بات سن کر مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔"

ص ۴۲ - "انسان آپس میں بھاتی بھاتی ہیں جو بڑا بزرگ ہو، وہ بڑا بھاتی ہے۔ سو اس کی

بڑے بھاتی کی سی تعظیم کی جاتے۔"

ص ۴۲ - "یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس انداز بیان کو کیا کہا جاتے گا؟ علماء اختلاف ہی اس

بات پر ہے کہ یہ حضرات سب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات کرتے ہوئے ٹھہر کر سوچنا تو بجاتے خود الفاظ کے استعمال میں تنہا رعایت بھی نہیں برتتے، جتنی وہ اپنے اساتذہ کئے سے برتتے ہیں۔ اگر یہ انداز بیان گستاخانہ نہیں ہے، تو پھر ہمیں گستاخی کی تعریف بھی نئی وضع کرنی پڑے گی۔

ملاحظہ فرمائیے "تقویۃ الایمان" کی عبارات کا عکس،

ہائش قصوی

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ



بایستام سید عبد العظیم اینڈ سنتر ناشران و تاجران کتب
مالکان

مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ

لاہور طبع گردید

(آفتاب عالم پریس لاہور)

مطبع علمی اندرون لوہاری دروازہ پوسٹ بکس ۲۸۸ لاہور

اور ایک تفسیر میں اس ڈھب کی ہیں کہ جن میں بغاوت نکلتی ہے جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودھری قانون کو
کو یا چوڑھے چار کو بادشاہ بنا دے یا اس کے واسطے تاج و تخت تیار کرے تاکہ اسکے تین تل سجانی ہوے
یا اسکے تین بادشاہ کا بچہ کرے یا اسکے لئے ایک نیشن کا ٹھہرا دے اور بادشاہ کی طرح نذر دیوے یہ تفسیریں
سب تفسیروں سے بڑی ہیں اسکی منزل مقرا اسکو پہنچتی ہے اور جو بادشاہ اس سے غفلت کرے اور ایسوں کو سزا
نہ دیوے اسکی بادشاہت میں قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سوا اس ملک الملک
شاہنشاہ غیور سے ڈرنا چاہئے کہ پرلے سرے کا زور رکھتا ہے اور دوسری بی طہرت سودہ نشروں سے کیونکہ غفلت
کرے گا اور کسی طرح انکی نذر نہ دیکھا اللہ سب علمانوں پر رحمت کرے اور انکو شرک کی آفت سے بچا دے آمین قل
اللہ تعالیٰ وَاِذْ قَالَ لِقَمْنٌ لَا بِنَبِیْہِ وَهُوَ یُعِظُهُ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَعُلُوٌّ عَظِیْمٌ
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورہ لقمان میں جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو اور نصیحت کرتا تھا اس
کو کہ اے بیٹے میرے مت شرک بنا اللہ کا بیشک شرک نہ بنا نا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ تعالیٰ
نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سوانہوں نے اس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسی کو کھڑا کرنا
اور جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق یکراں دلیل سے فرسوں کو دیا جیسے بادشاہ کا
تاج ایک چار کے سر پر رکھ دینے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور لہجہ ہاں لینا چاہئے کہ ہر مخلوق
بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے اس آیت سے معلوم ہوتا ہے جیسے شرع
کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی راہ سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک
سب مجبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اس واسطے کہ آدمی میں بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے
بڑوں کی بے ادبی کرے سوائے بڑا کوئی نہیں اور شرک اسکی بے ادبی ہے وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا
اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْہِ اَنَّهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْ ذٰلَہُ ترجمہ ایا اللہ تعالیٰ
نے یعنی سورہ انبیاء میں اور نہیں بھیجا ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول مگر کہ اسکو یہی حکم بھیجا کہ بیشک ہاں تو اس
کو کوئی ماننے کے لائق نہیں سوائے میرے سونہی کہ دوسری ف یعنی جتنے پیغمبر آئے سوائے اللہ کی طرف سے
یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اسکے سوائے کسی کو نہ مانے اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک منع اور توحید کا حکم سب شرعوں
میں ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہیں غلط ہیں وَاٰخِرُ حَجْمِ صَلَٰتِہٖ عَلٰی اَبِیْ طٰلُوتٍ وَرَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنَا اَعْلٰی الشِّرْکِ کَاَمِنْ اللّٰہِ مِنَ الشِّرْکِ
حَلَاۃً اَشْرَکَ فِیْہِ مَعٰی غَیْرِہِیْ نُوْلَہُ وَشَرَّکَہُ وَاَنَا مِنْہُ بَرِّیْ ترجمہ مشکوۃ کے باب اریا میں لکھا ہے سلم نے ذکر کیا
کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے کہ کہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں بڑا ہے پر وہاں ساجھیوں میں
ساجھے سے کوئی کرے کچھ کام کر ساجھی کرے اس میں میرے ساتھ اور کسی کو سو میں چھوڑ دیا ہوں اسکو اور اسکے ساجھے
کو اور میں اس سے سبزا رہوں ف ایسے جس طرح اور لوگ اپنی مشرک چیز آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں سو میں نے نہیں کرتا

حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہاں کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاؤں میداں کھیر کی ہے یا یہ
بکرہ اشیش سدو کا ہے سو وہ حرام ہو جاتا ہے پھر کوئی جانور مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئے ولی کا یا نبی کا پ
کا یا دادے کا بھوت کا یا پری کا سب حرام ہے اور ناپاک کرنے والے پر شرک ثابت ہو جاتا ہے وَقَالَ اللَّهُ لَنَلَّ
يَا صَاحِبِي السَّجْنِ عَذَابًا مَّتَعًا قَوْلَ خَيْرًا أَمَرَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا
أَسْمَاءُ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاءُكُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ بِهَا مِنْ مِثْقَلِينَ طَارِبِ الْحِكْمَةِ إِلَّا لِلَّهِ طَأْمُرًا لَا
تَعْبُدُونَ إِلَّا آيَاكَ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ط ترجمہ اور کہا اللہ صاحب یعنی
سورہ یوسف میں کہ حضرت یوسف نے قید خانہ میں اور قیدیوں سے کہا اے فقیروں قید خانے کے کیا کئی مالک
جبرے جبرے بہتر ہیں یا اللہ ایک زبردست نہیں مانتے ہو تم ورے اُسکے مگر کئی ناموں کو کہ ٹھہرائے ہیں تم
نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہیں اتاری اللہ نے انکی کچھ سند نہیں حکم کسی کا سوائے اللہ کے اُس نے
تو یہی حکم کیا ہے کہ کسی کو اُسکے سوا لمحے مت ماریو یہی ہے دین غضبہ مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ف یعنی اول
تو غلام کے حق میں کئی مالک ہونے بہت نقصان کرتا ہے بلکہ ایک مالک زبردست چاہے کہ سب مراد اُسکی پوری
کرے اور سب کا رو بار اُس کے ہاں ہے اور دوسرے یہ کہ اُن مالکوں کی کچھ حقیقت بھی نہیں وہ کچھ چیز اصل
میں نہیں ہیں بلکہ آپ ہی لوگ خیال باندھ لیتے ہیں کہ میں برباد ہونا کسی اور کے اختیار میں ہے اور دانہ اُگنا کسی
اور کے اور اولاد کوئی اور دیتا ہے اہل تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی اُن کے نام ٹھہرا لیتے ہیں فلا نے کام کے
مختار کا نام یہ اور فلا نے کا یہ پھر آپ ہی اُن کو مانتے ہیں اور اُن کاموں کی بوقت پکارتے ہیں پھر اس طرح ایک تہیں
یہ رسم جاری ہوتی ہے حالانکہ وہ سب محض اپنے غلط خیالات میں ہیں کچھ انکی حقیقت نہیں وہاں خدا اللہ کے سوا
کوئی اور نہ کسی کا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہے تو اُسکو کسی کا رو بار میں کچھ دخل نہیں سوسب خیال ہی خیال ہے اس نام
کا کوئی شخص وہاں مالک اور مختار نہیں جو ان کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمد یا علی نہیں اور جب کا نام محمد
یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں سوا لیا شخص کہ اُس کا نام محمد یا علی ہو اور اُسکے اختیار میں عالم کے سب کار و بار ہوں
ایسا حقیقت میں کوئی شخص نہیں بلکہ محض اپنا خیال ہے سوا اس قسم کے خیال باندھنے کا اللہ نے تو حکم نہیں دیا
اور کسی کا حکم اُسکے مقابل معتبر نہیں بلکہ اللہ نے تو ایسے خیال باندھنے سے منع کیا ہے اور وہ کون ہے کہ اُس
کے کہنے سے ان باتوں کا اعتبار ہوے یہی اصل دین ہے کہ اللہ ہی کے حکم پر چلتے اور کسی کا حکم اُسکے مقابل میں
برگز نہ مانے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہیں چلتے بلکہ اپنے پیوں کی رسموں کو اللہ کے حکم سے مقدم سمجھتے ہیں اس آیت
سے معلوم ہوا کہ کسی کی راہ و رسم کو اتنا اور اسی کے حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہیں باتوں میں سے ہے کہ خاص
اللہ نے اپنی تعظیم کے واسطے ٹھہرائی ہیں پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سے کرے تو اس پر بھی شرک ثابت ہوتا ہے
تو اللہ کے پہونچنے کی راہ بندوں تک رسول ہی کی خبر دینا ہے سو جو کوئی کسی امام کے یا مجتہد کے یا غوث و قطب کے یا نبی
و مشائخ کے یا باپ دادوں کے یا کسی بادشاہ و وزیر کے یا پادری و پندت کی بات کو اور اُن کی راہ و رسم کو

اپنا خیال اور وہم بھی زوڑا سکے پھر کسی کام میں دخل کرنے کی اور اسکی سلطنت میں ہاتھ ڈالنے کی تو کس کو قدرت ہے وہ خود مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن میں کروڑوں کام کرتا رہتا ہے وہ کسی کے روبرو سفارش کرے اور کس کا منہ کہ اُس کے سامنے کسی کام کا مختار بن کے بیٹھے

سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے

منہ سے اتنی بات سننے ہی مارے دہشت کے بچو اس ہو گئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت بھری

ہوئی ہے بیان کرنے لگے پھر کیا کہئے ان لوگوں کو کہ اُس مالک الملک سے ایک بھائی بندی کا رشتہ یا

دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں نے اپنے رب کو

ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہے کہ میں اپنے رب سے دو برس بڑا ہوں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب

میرے لیے کے سوا کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اُس کو نہ دیکھوں۔ اور کسی نے یہ بیت بھی ہے بیت دل ناز

مہر محمد رشید دام برقاہت باخداے خوش دام۔ اور کسی نے یوں کہا باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار

اور کوئی حقیقت محمدی کو حقیقت الوہیت سے افضل بتاتا ہے، اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے

کیا اچھی بیت کہی ہے کسی شاعر نے بیت از خدا خواہم توفیق ادب بے ادب محروم گشت از فضل رب میں

حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگوں میں ایک ختم مشہور ہے کہ اُس میں یوں پڑھتے ہیں یا شیخ عبدالقادر جیلانی

شینا بتدیعے اے شیخ عبدالقادر دوم التدرکے واسطے یہ لفظ نہ لہا چاہتے ہاں آریوں لکھے یا اللہ کچھ

وے شیخ عبدالقادر کے واسطے تو بجا ہے عرض کہ ایسا لفظ منہ سے نہ بولے کہ جس سے کچھ بو شرک کی

یا بے ادبی کی آدے کہ اُسکی بہت بڑی شان ہے اور بڑا بے پروا بادشاہ ہے ایک نکتہ میں پیکر دینا اور

ایک نکتہ میں نواز دینا اسی کا کام ہے اور یہ بات محض بجا ہے کہ ظاہر میں لفظ بے ادبی کا بولے اور

اُس سے کچھ اور معنی مرادی لئے کہ معما اور پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ میں کچھ اللہ کی جناب میں ضرور

نہیں کوئی شخص اپنے بادشاہ سے یا اپنے باپ سے ٹھٹھا نہیں کرتا اور جگت نہیں بولتا اس کام کے

واسطے دوست آشنائیں نہ باپ اور نہ بادشاہ أَخْرَجَ مُسْلِمٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَحَبَّ أَشْيَاءِكُمْ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ -

ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمرؓ نے کہ پیغمبر خدا نے

فرمایا کہ تمہارے ناموں میں اچھا نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہے ف یعنی عبد اللہ کے معنی بندہ اللہ

کا اور عبد الرحمن کے معنی بندہ رحمن کا سو اسی میں داخل ہے عبد الخالق خدا بخش اللہ یا اللہ داد

عرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصاً اللہ کے ویسے نام کا ذکر ہو کہ اور کسی کو نہیں بولتے خج

أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَبَانٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ لَمَّا وَقَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ تَوَمَّهَ سَمِعَهُ يَقُولُ يَا أَبَا الْحَكَمِ قَدْ عَالَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ

مرد چاہئے کہ تم کو مسجد کریں سو فرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی و
یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکے بڑے بھائی کی سی
تعظیم کیجئے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اس کو چاہئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء و انبیاء

امام و امام زادہ پیر و شہید یعنی جنہ اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز
اور چارے بھائی مگر ان کو اللہ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم ہے ہم
انکے چھوٹے ہیں سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہئے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض بزرگوں
کو بعض رخصت اور بعضے جانور مانتے ہیں چنانچہ بعض درگاہوں پر شیر حافر رہتے ہیں اور بعض پر مانتی اور بعض
پر بھیر پڑے مگر آدمی کو اسکی کچھ سند نہ پکڑنی چاہئے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہو اور شرع میں
جائز ہو مثلاً قہروں پر مجبور بنا شرع میں نہیں بتایا سو برگز نہ بنے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر رات دن بیٹھا رہتا
ہو تو اس کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہئے اَخْرَجَ الْوَدَّ اَوْ دَعْنِ قَتِيبِ بْنِ سَعْدٍ
قَالَ اَتَيْتُ الْجُبُرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَتَجَدَّدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَمْ يَفْقُتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحَقُّ أَنْ يَتَجَدَّدَ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَأَيْتُ الْجُبُرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ
يَتَجَدَّدُونَ لِمَرْزَبَانَ لَمْ يَفْقُتْ أَحَقُّ أَنْ يَتَجَدَّدَ لَكَ فَقَالَ بَلَى رَأَيْتَ لَوْ مَرَزْتَ بِقَبْرِ نَبِيٍّ
أَكُنْتَ تَتَجَدَّدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا تَرَحَّمْهُ مَسْكُوتَةَ كَے باب عشرة النساء میں لکھا ہے کہ ابو داؤد
نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں
کے لوگوں کو کہ مسجد کرتے تھے اپنے راہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا زیادہ لائق ہیں کہ مسجد کیجئے
ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا کے پاس پھر کہا میں نے کہ کیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں
کو کہ مسجد کرتے ہیں اپنے راہ کو سو ہم بہت لائق ہیں کہ مسجد کریں ہم تم کو تو فرمایا مجھ کو بھلا خیال
تو کہ جو تو گذرے میری قبر پر کیا مسجد کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا کہ مست کرو و
یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب مسجد کے لائق ہوں مسجد تو اسی
پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسجد نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ
کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی تھان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو
کبھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اَخْرَجَ
مُسْلِمٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ
عَبْدِي وَآمَتِي كَلَّكُمْ عِبَادُ اللَّهِ وَكُلَّ نَسَائِكُمْ إِمَاءُ اللَّهِ وَلَا يَقُلُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ
مَوْلَايَ فَإِنَّ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ تَرَحَّمْ

مسکوتہ کے باب الاسامی میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ کوئی